



Name :> sherish

Serial No :> 11229

Address :>

Fatwa No :>

Subject :> TALAQ

Date :> 3/21/2011

Writer :> طارق حسین عاشق

Email :>

Assalam-o-Alykum, mera sawal yeh hai kay mere shohar ne ek hafta qabal wazay alfaz main muje ek talaq de agar wo muj se doran addat raajo kar lay to kya muje tab bhe addat guzarni paray ge? or agar wo muj se addat k doran ya uske bad raajo nahi kartay to kya mere walden mere nikah kisi or kay sat kar sakte hai? or agar main unkay rajoo na karne kay bawajod kisi or se nikah na karo or unka intezar sari zindagi karo or agar wo sal ya 2 sal bad muj se dobara rajoo karna chahe to kya hume dobara nikah karna pare qa plz tafsil kay sat mere rehnomai farmain

میرا سوال یہ ہے کہ میرے شوہر نے ایک ہفتہ پہلے واضح الفاظ میں مجھے ایک طلاق دی تھی، اگر وہ دورانِ عدت مجھ سے رجوع کر لے تو کیا پھر بھی مجھے عدت گزارنی ہوگی؟ اگر وہ مجھ سے عدت کے دوران یا اس کے بعد رجوع نہ کرے تو کیا میرے والدین میرا نکاح کسی اور سے کر سکتے ہیں؟ اور اگر میں ان کے رجوع نہ کرنے کے باوجود کسی اور سے نکاح نہ کروں اور اس کا انتظار ساری زندگی کروں اور اگر وہ سال یا دو سال بعد مجھ سے دوبارہ رجوع کرنا چاہیں تو کیا ہمیں دوبارہ نکاح کرنا پڑے گا؟ مہربانی فرما کر تفصیل سے میری رہنمائی فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلياً

صريح ایک طلاق دینے کے بعد اگر شوہر دورانِ عدت رجوع کر لے تو نکاح کی ضرورت نہیں البتہ عدت گزارنے کے بعد جب بھی یہ دونوں میاں بیوی دوبارہ باہم ازدواجی حیثیت سے رہنا چاہیں تو اس صورت میں باضابطہ گواہوں کی موجودگی میں نئے حق مہر کے تقرر کے ساتھ نکاح کرنا ضروری ہے۔ اور ان دونوں صورتوں میں شوہر کو آئندہ کے لیے صرف دو طلاقوں کا اختیار رہیگا۔

كما في الهندية: و أما حكمه فموقوف الفرقه بانقضاء العدة في الرجعي و

بدونه في البائن (ج: ۱ ص: ۳۴۸)۔

وفي بدائع الصنائع: فإن كانا حرين فالحكم الاصلی لما دون الثلاث من

الواحدة البائنة و الثنتين البائنتين هو نقصان عدد الطلاق و زوال الملك أيضاً حتى

لا يحل وطؤها إلا بنكاح جديد الخ (ج: ۳ ص: ۱۸۷)۔

وفي الفقه الإسلامي و أدلته: يترتب على الطلاق أنه ينقص عدد الطلقات

التي يملكها الزوج، فإذا طلق الرجل زوجته طلاقاً رجعياً بقي له طلقتان و إذا طلق

طلاقاً آخر بقي له طلقة واحدة (ج: ۷ ص: ۴۳۸)۔

اور اگر اس نے دورانِ عدت رجوع نہ کیا تو ایامِ عدت کے بعد عورت دوسری جگہ شادی کرنے میں آزاد ہو جاتی ہے۔ جب اور جہاں چاہے کر سکتی ہے۔

كما في الهندية: ولو كانت المعتدة بالحیض أيامها عشرة فوقت اغتسالها

ليس من الحيض و بنفس الانقطاع في الحيضة الثالثة تبطل الرجعة ويحل لزوجها أن

يقربها ان لم يكن طلقها ويجوز لها ان تتزوج بآخر ان كان قد طلقها الخ (ج: ۱)

ص: ۵۲۸) ————— واللہ اعلم

طارق حسین عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی ۱۶

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

الجواب

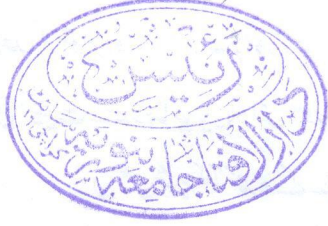
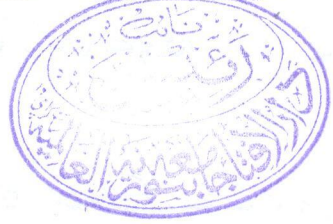
بندہ تاجران محمد شاکر

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۵ - ۵ - ۱۴۳۲ھ

الجواب
عبد اللہ شاکر
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

الجواب
بندہ تاجران محمد شاکر
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۵ - ۵ - ۱۴۳۲ھ



۱۱/۵/۲۸